بسم اللہ الرحمن الرحیم

یہ کہنا کیسا کہ ہمارے ہاتھ میں کوئی بخت نہیں لکھا اور ہم آزمائش کے لئے پیدا ہوئے ہیں؟

دار الافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

ہمارے ہاتھ میں کوئی بخت لکھا ہی نہیں، ہم لوگ آزمائش کے لئے پیدا ہوئے ہیں۔ کسی نے یہ کہا، تو کیا اس پر حکم کفر ہوگا اگر نیت تقسیم باری تعالیٰ پر اعتراض کی ہو؟ اگر ویسے ہی کہا ہو، تو کیا حکم ہوگا؟

جواب

ضروری نہیں کہ ایسا کہنے والا تقسیم الٰہی پر اعتراض کی نیت سے کہے بلکہ اس میں صحیح بھی پہلو موجود ہیں مثلاً یہ مراد ہو کہ ہاتھ دیکھ کر قسمت کا فیصلہ نہیں ہوسکتا کہ شریعتِ اسلامیہ اس سے روکتی ہے اور اس پر اعتقاد جائز نہیں بلکہ اگر کاہن کی بات پر اعتقاد ہو کہ جو یہ بتائیں حق ہے تو کفر خالص ہے۔

چنانچہ اعلیٰ حضرت امام اہلسنّت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ”کاہنوں اور جوتشیوں سے ہاتھ دکھا کر تقدیر کا بھلا برا دریافت کرنا (1) اگر بطور اعتقاد ہو یعنی جو یہ بتائیں حق ہے تو کفر خالص ہے۔ اسی کو حدیث میں فرمایا: فقد کفر بما نزل علی محمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم۔ بے شک اس سے انکار کیا جو کچھ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام پر اتارا گیا۔ (ت) (2) اور اگر بطور اعتقاد و تیقن نہ ہو مگر میل و رغبت کے ساتھ ہو تو گناہ کبیرہ ہے۔ اسی کو حدیث میں فرمایا: لم یقبل اللہ لہ صلٰوۃ اربعین صباحا۔ اللہ تعالیٰ چالیس دن تک اس کی نماز قبول نہ فرمائے گا۔ (3) اور اگر ہزل واستہزاء ہو تو عبث و مکروہ حماقت ہے۔ (4) ہاں اگر بقصد تعجیز ہو تو حرج نہیں، واللہ تعالیٰ اعلم۔“ (فتاوی رضویہ، جلد 21، صفحہ 155، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

یونہی دوسرے جملے مراد اگر یہ ہو کہ مسلمان کی آزمائش یقینی ہے اور آزمائشوں سے کوئی مسلمان مبرا نہیں۔ تو یہ بھی درست ہے۔

قرآن کریم میں ارشاد ہوتا ہے: ”وَ لَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَیْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَ الْجُوْعِ وَ نَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ وَ الْاَنْفُسِ وَ الثَّمَرٰتِؕ وَ بَشِّرِ الصّٰبِرِیْنَ (۱۵۵)“ ترجمہ کنز الایمان: اور ضرور ہم تمہیں آزمائیں گے کچھ ڈر اور بھوک سے اور کچھ مالوں اور جانوں اور پھلوں کی کمی سے اور خوشخبری سنا ان صبر والوں کو۔ (پارہ 2، سورۃ البقرۃ، آیت 155)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”مسلمان مرد و عورت کے جان و مال اور اولاد میں ہمیشہ مصیبت رہتی ہے، یہاں تک کہ وہ اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملتا ہے کہ اس پر کوئی گناہ نہیں ہوتا۔“ (ترمذی، جلد 4، صفحہ 79، حدیث 2407)

خود کہنے والے کا یہ جملہ اس بات کا شعور دلاتا ہے کہ اس کی مراد تقسیم الٰہی پر اعتراض نہیں جبھی وہ ان چیزوں کو آزمائش قرار دے رہا ہے یعنی ہمیں آزمایا جا رہا ہے۔

ہاں معاذاللہ، اگر واقعی کوئی تقسیم الٰہی یا اللہ پاک پر اعتراض کے طور پر ایسا کہے گا تو وہ مسلمان نہیں رہے گا۔

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب : مولانا محمد کفیل رضا عطاری مدنی

فتوی نمبر : Web-2631

تاریخ اجراء : 09 جمادی الاخریٰ 1447ھ/01 دسمبر 2025ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)

www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net